**اداریہ:**

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

# زورِ باطل نے جوڑی ہے قیامت تجھ پر

رئیس التحریر مولانا سید نسیم علی شاہ الہاشمی

اس جہانِ رنگ وبو میں مظلوم ترین قوم مسلمان ہے۔ چار دانگ عالم میں اگر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے جارہے ہیں تو اہل اسلام پر۔۔۔اور مسلمانوں میں مظلوم ترین طبقہ اہل مدارس کا ہے۔ جو اغیار سے زیادہ اپنوں کے ہاتھوں زیرِ عتاب ہے۔ اور اس کا مشاہدہ ہم اپنے وطن عزیز میں کررہے ہیں کہ ظلم وستم کی داستان اہل مدارس سے شروع ہوتی ہے اور ان ہی پر ختم ہوتی ہے۔

ہمارے اربابِ اختیار اور اصحاب اقتدار کی سرزنش کا نشانہ ہمہ وقت یہی طبقہ رہتا ہے۔ اور اس طبقہ سے تعبیر انتہائی نازیبا الفاظ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ کبھی ان سے تعبیر دہشت گردوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اور کبھی شدت پسندوں کے ساتھ۔ کبھی ان کو معاشرے کے ناسور کا نام دیا جاتا ہے۔ اور کبھی قدامت پسندوں سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور پھر ان تعبیرات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ان کے خلاف ناقابلِ برداشت رویوں کو اختیار کیا جاتا ہے۔ دینی مدارس پر چھاپے مارے جاتے ہیں۔ معزز علماء کرام کی تحقیر کی جاتی ہے۔ عوام الناس کے سامنے ان کی تذلیل کی جاتی ہے۔ ان کو جسمانی اور روحانی سزاؤں سے دوچار کیا جاتا ہے۔ مصائب وآلام کی چکیوں میں ان کو پیا جاتا ہے۔ اور ان کے ساتھ انتہائی نامناسب رویہ روا رکھا جاتا ہے۔ مغرب کو راضی کرنے کے لیے اہل علم اور اہلِ مدارس کو ان ناموں سے پکارنا اور اسی بناء پر ان کو سزائیں دینا ہمارے اصحابِ اقتدار کے لیے فخر کا سرمایہ بن چکا ہے۔

ان غلط تعبیرات نے اہل اقتدار و اربابِ اختیار اور اہلِ علم و اہل مدارس کے درمیان دشمنی کی فضا قائم کی ہے۔ ہر طبقہ دوسرے کو اپنا دشمن سمجھنے لگا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اہلِ اقتدار مدارس کو ملیامیٹ کرنے اور اہل مدارس کو اذیتیں دینے اور دہشت گردوں کے ناموں سے موسوم کرنے کی بجائے ان کے خلاف اٹھنے والے ہاتھ کو توڑ دیتے اور میلی نظر سے دیکھنے والی ہر آنکھ کو نکال لیتے۔ اور اہلِ مدارس ان اربابِ اختیار کو اپنا پیشوا سمجھ کر ان کی اقتداء کرلیتے۔ لیکن معاملہ برعکس چل رہا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنی صفوں میں اتفاق واتحاد پیدا کریں۔ جو شکوک وشبہات درمیان میں پیدا ہوئے ہیں، ان کا ازالہ کریں۔ اور اپنے وطن عزیز کو امن کا گہوارہ بنائیں۔

جمعیت علماء اسلام اور دینی مدارس کے اکابرین نے اس خلا کو پُر کرنے اور اس خلیج کو درمیان سے نکالنے کے لیے اپنی کوششوں کی ابتداء کی ہے۔ اور پورے ملک میں صوبائی اور ضلعی سطح پر بہتر نتائج کے لیے مختلف صورتوں میں اپنی کوششیں تیز کردی ہیں۔

اس سلسلے میں جمعیت علماء اسلام کے راہنماؤں اور دینی مدارس کی تشکیل کردہ کمیٹی کے اراکین نے حال ہی میں

بنوں ڈویژن کے بریگیڈیئر کے ساتھ ملاقات کی اور اس خلاء کو پر کرنے کے لیے مختلف پہلوؤں سے اس پر بات چیت کی۔

6/مارچ 2013ء کو جمعیت علماء اسلام ضلع بنوں کے ضلعی جنرل سیکرٹری جناب مفتی عبدالغنی صاحب ایڈووکیٹ اور ارکین کی سربراہی میں بریگیڈیئر کے ساتھ جے یو آئی اور مدارس کمیٹی کے وفد کی اجلاس میں درجہ ذیل امور پر گفت وشنید ہوئی۔

۱)...... گذشتہ سال بریگیڈیئر کے ساتھ کی گئی ملاقات میں طے پایا گیا تھا کہ مدارس کے خلاف چھاپہ مار کروائی نہیں کی جائیگی۔ بلکہ کسی بھی ناخوشگوار صورتحال میں مدارس کو اعتماد میں لیا جائیگا۔ اور مشکوک اور مطلوب افراد کی نشاندہی پر اہل مدارس ان افراد کو از خود حوالہ کرینگے۔ جس پر جانبین نے کافی حد تک عمل کیا۔ اجلاس میں دونوں نے ایک دوسرے کی تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

۲)...... بریگیڈیئر نے اقوام بکاخیل کی تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

۳)...... دریوبہ ایجنسی کے نگران میجر نے ایف آر بنوں کے مدارس کے منتظمین کو بلایا تھا تا کہ ان سے ان کی سرگرمیوں کے متعلق باز پرس کی جائے۔ جس سے ان مدارس میں اضطراب اور بے چینی پیدا ہوئی تھی۔ مدارس کی کمیٹی نے ان کو ملاقات سے منع کیا۔ اور مطالبہ کیا کہ مدارس سے متعلق معلومات کے بارے میں کمیٹی سے تعاون حاصل کریں۔ جسے بریگیڈیئر نے تسلیم کرلیا۔

۴)...... بریگیڈیئر نے اقوام جانی خیل کی طرف سے امن وامان کی قیام میں مکمل تعاون کی یقین دہانی پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

۵)...... بریگیڈیئر نے وعدہ کیا کہ زیر حراست طلباء وعلماء کے بارے میں جلد از جلد کمیٹی اور وفد کے اراکین کو معلومات فراہم کریں گے۔

۶)...... بریگیڈیئر نے جمعیت علماء اسلام کے امیر جناب مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ کی طرف سے کی جانے والی امن مذاکرات کی کوششوں کو سراہا اور گرانقدر الفاظ میں ان کو خراج تحسین پیش کیا۔

بریگیڈیئر کے ساتھ ہونے والی دونوں ملاقاتوں سے کافی حد تک ان شکوک وشبہات کا ازالہ ہوگیا۔ جو کئی سالوں سے اہلِ مدارس اور ان کے درمیان پیدا ہوتے چلے آرہے ہیں۔ اور امید وابستہ ہے کہ اگر یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہا تو انشاء اللہ بہت جلد ان کے درمیان تمام شکوک وشبہات رفع ہو جائینگے۔ اور ان کے درمیان امن آشتی اور بھائی چارے کی فضا قائم ہو جائیگی۔

اہلِ مدارس کو درپیش مسائل کے حل کے لیے ان کی خدمت میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ سیاسی میدان میں اپنا کردار ادا کریں۔ اور عوام الناس کی طرح سیاست کو دین اور مذہب سے جدا نہ سمجھیں بلکہ اس کو دین کا ایک شعبہ سمجھ کر اس میں خدمت کو عبادت سمجھیں۔ اور معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ہمارا مشاہدہ ہے۔ صوبہ خیبر پختونخواہ کے علماء اور اہل مدارس، باوجود براہ راست مصائب کا شکار ہونے کے اتنا دباؤ اور ڈپریشن محسوس نہیں کر رہے ہیں جتنا کہ دیگر صوبوں کے علماء اور اہلِ مدارس ـــ وجہ یہ ہے کہ صوبہ خیبر پختونخواہ کے علماء اور اہلِ مدارس کا سیاسی میدان میں بہ نسبت دوسرے صوبوں کے نمایاں کردار ہے۔

لہٰذا علماء اور اہلِ مدارس کو چاہیئے کہ وہ اپنے تمام تر اختلافات، خواہ کسی بھی نوعیت کے ہوں، کو بالائے طاق رکھ کر جمعیت علماء اسلام کے اکابرین کی سرپرستی میں سیاسی کردار ادا کرنا شروع کریں۔ تو انشاء اللہ ایک حد تک ان مسائل ومشکلات کا ازالہ ہو جائیگا۔